از عدالتِ عظمیٰ

شریمتی رجنی بائی المعروف منو بائی

بنام

شریمتی کملا دیوی و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 12 جنوری 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:

آرڈر 39 قوائد 1 و 2، دفعہ 151- محض حقِ ملکیت کے لیے دعویٰ استقراریہ۔-عدالت کو زیر التواء مقدمے کے لیے عبوری حکم امتناعی دینے کا اختیار حاصل ہے- صرف اس لئے کہ داد رسائی سے فائدہ اٹھانے کے لئے جائیداد کے حق کے بارے میں کوئی تنازعہ نہیں ہے-اس کے علاوہ اپنے اختیارِ اصلی کے تحت عدالت زیر التواء مقدمات میں فریقین کے حقوق کا تحفظ کر سکتی تھی- قابلیت پر مقدمے پر غور کرنے اور اسے نمٹانے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیجا گیا معاملہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2525، سال 1996۔

ایم اے نمبر 337، سال 1991 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 20.1.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے دھرو مہتا، ایس کے مہتا اور فضلین انم۔

جواب دہندگان کے لیے سنیل گپتا شری نارائن اور سندیپ نارائن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہم نے دونوں طرف کے وکیلوں کو سنا ہے۔ خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 20 جنوری 1993 کو جبل پور بنچ میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے سنگل جج کے ایم اے نمبر 91/337 میں دیے گئے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔

اپیل کنندہ نے 1974 سے اپنے حق میں جائیداد کے تجویز کردہ حق کے اسقراریہ کے لیے مقدمہ دائر کیا اور قبضہ مخالفانہ سے اس کے حق کو مکمل کیا۔ اس نے آرڈر 39 قاعدہ 1 اور مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت ایک درخواست بھی دائر کی جس میں مدعا علیہ کو مقدمہ زیر التواء اپنے قبضے میں مداخلت کرنے سے روکنے کے لیے حکم امتناعی عارضی کی درخواست کی گئی۔ ٹرائل کورٹ نے حکم امتناعی منظور کر لیا لیکن اپیل پر فاضل سنگل جج نے متنازعہ حکم امتناعی میں اسے الٹ دیا۔ عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ جب قانونی چارہ جوئی میں غیر مادی حق کے حوالے سے کوئی تنازعہ نہیں ہوتا ہے، تو دعوائ استقراریہ صرف جائیداد کا حق ہے لیکن خود حق کا نہیں۔ آرڈر 39 قوائد 1 اور 2 مجموعہ ضابطہ دیوانی کا فائدہ صرف اس صورت میں اٹھایا جا سکتا ہے جب جائیداد، اس کا موضوع، ضائع ہونے، خراب ہونے یا دوسری صورت میں نمٹائے جانے کا خطرہ ہو۔ استقراریہ نوعیت کے سادہ مقدمے میں بغیر کسی نتیجے میں راحت کے جائیداد کے حوالے سے کوئی تنازعہ نہیں ہو سکتا کیونکہ تنازعہ جائیداد کے بارے میں نہیں ہے بلکہ جائیداد کے حوالے سے مانگے گئے حق کے حق کے بارے میں ہے جو خود براہ راست مقدمے میں شامل ہے لیکن کسی عبوری حکم میں نہیں۔ نتیجتاً یہ قرار دیا گیا کہ عبوری حکم امتناعی امتناع آرڈر 39 قوائد 1 اور 2 کے تحت عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ کی طرف سے ظاہر کردہ نظریہ قانون میں درست نہیں ہے۔ حقِ ملکیت کے استقراریہ کے مقدمے میں، عدالت کے پاس آرڈر 39، قوائد 1 اور 2 کے تحت یا یہاں تک کہ دفعہ 151 میں زیر التواء مقدمے میں ایڈ عبوری حکم امتناعی دینے کا اختیار ہے۔

تسلیم شدہ طور پر، اپیل کنندہ جائیداد کے قبضے میں ہے۔ اس کے اس خدشے کے پیش نظر کہ اس کے قبضے کو خطرہ ہے، اس کا واحد دادرسائی یہ ہوگا کہ آیا وہ مانگے گئے اعلامیے کا حقدار ہوگا یا نہیں۔ جب وہ اپنے قبضے کی حفاظت کرنا چاہتا ہے، اگر وہ قانون کے مطابق دوسری صورت میں حقدار ہے، تو لازمی طور پر عدالت کو اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ آیا اسے مقدمہ زیر التواء تحفظ دیا جائے۔ صرف اس وجہ سے کہ جائیداد کے مادی حق کے حوالے سے کوئی تنازعہ نہیں ہے، یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ آرڈر 39، قوائد 1 اور 2 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت دادرسائی حاصل کرنے کا حقدار نہیں ہے۔ یہاں تک کہ دوسری صورت میں بھی، یہ طے شدہ قانون ہے کہ دفعہ 151 مجموعہ ضابطہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دیوانی کے تحت، عدالت کو مقدمہ زیر التواء فریقین کے حقوق کے تحفظ کا موروثی اختیار حاصل ہے۔ ان حالات میں، عدالت عالیہ کی طرف سے یہ نظریہ ظاہر کیا گیا ہے کہ درخواست خود قابل قبول نہیں ہے، واضح طور پر غیر قانونی اور غلط ہے۔ آرڈر 39، قوائد 1 اور 2 کے تحت درخواست قابل عمل ہے۔

یہ معاملہ عدالت عالیہ کو قابلیت پر غور کرنے اور اسے قانون کے مطابق نمٹانے کے لیے بھیجا جاتا ہے، کیونکہ عدالت عالیہ نے قابلیت پر مقدمے پر غور نہیں کیا۔

عدالت عالیہ میں اپیل کے نمٹارے تک صورتحال برقرار رہے گی۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ خرچے کے حوالے سے کوئی لاگت نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document